بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
بیوم رشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

نمبر ۱۲۲	۶ احسان ۱۳۴۶ ہش ۲۵ صفر ۱۳۸۷ھ ۶ جون ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

۔ ○ لاہور ۴ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۳ جون کو ربوہ سے بخیر وعافیت لاہور پہنچ گئے تھے۔ حضور دانت کے علاج کی غرض سے وہاں تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

احباب حضور کی صحت وسلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

۔ ○ ربوہ ۵ جون محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو کل ٹانگ میں کھچاؤ اور درد کی تکلیف زیادہ ہوگئی تھی۔ نیز بواسیر کی تکلیف بھی تھی۔ آج صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

تعلیم القرآن کلاس میں شمولیت کے لئے یاددہانی

تعلیم القرآن کلاس یکم جولائی ۱۹۶۷ء سے ربوہ میں بفضلہ تعالیٰ شروع ہو رہی ہے۔ جملہ جماعتوں کے امراء صاحبان اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ کوشش فرمائیں کہ جماعتوں کی تعداد کے لحاظ سے ۲۵ فیصدی نمائندے اس کلاس میں شامل ہوں۔ اگلے سال پھر دوسرے ۲۵ فیصد نمائندے اس کلاس میں شامل ہوں گے۔ اس طرح چار سالوں میں تمام جماعتوں کے نمائندے ایک ایک بار اس کلاس سے استفادہ کرسکیں گے۔ نمائندگان ایسے ہوں جو اپنی جماعتوں میں واپس جا کر تعلیم القرآن کلاس کا اجراء کرسکیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ان کا اجتماع مورخہ ۹-۱۰ جون بروز جمعہ ہفتہ گوجرانوالہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے چار جید علماء کا ایک وفد مرکز سے بھی اس اجتماع میں شامل ہو رہا ہے۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس روحانی وتربیتی اجتماع سے مستفیض ہوں۔ انصار کے علاوہ دیگر احباب جماعت بھی شامل ہو کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ اجتماع سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف ذوالمعارف ہے، ہر مقام میں سے کئی معارف نکلتے ہیں

نرا فہم اور اعتقاد نجات کے واسطے کافی نہیں۔ اس کے ساتھ عمل ضروری ہے

"میں دو باتوں کے پیچھے لگا ہوا ہوں۔ ایک یہ کہ اپنی جماعت کے واسطے دعا کروں۔ دعا تو ہمیشہ کی جاتی ہے۔ مگر ایک نہایت جوش کی دعا جس کا موقعہ کبھی مجھے مل جائے۔ اور دوم یہ کہ قرآن شریف کا ایک خلاصہ ان کو لکھ دوں۔ قرآن شریف میں سب کچھ ہے۔ مگر جب تک بصیرت نہ ہو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ قرآن شریف کو پڑھنے والا جب ایک سال سے دوسرے سال میں ترقی کرتا ہے تو وہ اپنے گزشتہ سال کو ایسا معلوم کرتا ہے کہ گویا وہ ایک طفل مکتب تھا۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی ترقی بھی ایسی ہے۔ جن لوگوں نے قرآن شریف کو ذوالوجوہ کہا ہے میں ان کو پسند نہیں کرتا۔ انہوں نے قرآن شریف کی عزت نہیں کی۔

قرآن شریف کو ذوالمعارف کہنا چاہیئے۔ ہر مقام میں سے کئی معارف نکلتے ہیں اور ایک نکتہ دوسرے نکتہ کا نقیض نہیں ہوتا مگر نودرنج کینہ پرور اور غصہ والی طبائع کے ساتھ قرآن شریف کی مناسبت نہیں ہے اور نہ ایسوں پر قرآن شریف کھلتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اس قسم کی تفسیر بنا دوں۔ نرا فہم اور اعتقاد نجات کے واسطے کافی نہیں۔ جب تک کہ وہ عملی طور پر ظہور میں نہ آوے عمل کے سوا کوئی قول جان نہیں رکھتا۔ قرآن شریف پر ایسا ایمان ہونا چاہیئے کہ یہ درحقیقت معجزہ ہے اور خدا کے ساتھ ایسا تعلق ہو کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے جب تک لوگوں میں یہ بات پیدا نہ ہو جائے گویا جماعت نہیں بنی۔ اگر کسی سے ایسی غلطی ہو کہ وہ صرف ایک غلط خیال کی وجہ سے ایک امر میں ہماری مخالفت کرتا ہے تو ہم ایسے نہیں ہیں کہ ہم اس پر ناراض ہو جائیں ہم جانتے ہیں کہ کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے۔ ایک بچہ اگر بستر پر پاخانہ پھر دے اور ماں غصہ میں آکر اس کو پھینک دے تو وہ خون کرتی ہے۔ ماں اگر بچہ کے ساتھ ناراض ہونے لگے اور ہر روز اس سے روٹھنے لگے تو کام کب بنے وہ جانتی ہے کہ یہ ہنوز نادان ہے۔ رفتہ رفتہ خدا اس کو عقل دیگا اور کوئی وقت آتا ہے کہ یہ سمجھے گا۔ اور ایسا کرنا نامناسب ہے۔ سو ہم ناراض کیوں ہوں۔ اگر ہم کذب پر ہیں تو خود ہمارا کذب ہمیں ہلاک کرنے کے واسطے کافی ہے"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۲۱-۲۲۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ جون ۱۹۶۷ء

الزام تراشی

پسماندگان احرار میں سے آج کل ایک صاحب اپنا موروثی فرض ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اپنے زعم باطل میں جماعت احمدیہ کے متعلق عوام میں یہ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ

"مرزائیت کی اصل بنیاد دین نہیں سیاست ہے۔"

آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے گویا یہ بڑا تیر مارا ہے۔ حالانکہ یہ ایسا حربہ ہے جو نہ صرف معاندین نے احمدیت کے خلاف ہمیشہ چلایا ہے۔ بلکہ ہر بندۂ حق کے خلاف دشمنان حق چلاتے رہے ہیں۔ قرآن کریم کو پڑھیئے۔ اس میں سب سے نمایاں مثال وہ ہے۔ جب سیدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھنے کے بعد سرداران فرعون نے بھی یہی شوشہ چھوڑا تھا کہ یہ شخص تم کو اس زمین سے نکالنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ۙ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝

(سورہ اعراف ۱۱۰/۱۱۱)

یعنی جب سیدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام نے معجزات دکھلائے تو اس پر فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا۔ یہ کوئی بڑا علم والا جادوگر ہے جو تم کو تمہارے ملک سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔ پس تم اس کے بارہ میں کیا مشورہ دینا چاہتے ہو۔

جب سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ حق اثر دکھلانے لگی تو کفار مکہ نے بھی یہی سمجھا کہ آپ سیاسی اقتدار قائم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ قریش نے آپ کو دیگر لالچوں کے ساتھ حکومت کا لالچ دینے کی بھی کوشش کی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی مخالفین نے سیاست کا الزام شروع سے ہی لگانا شروع کر رکھا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی پہلے تو حضور اقدس علیہ السلام کے علم و فضل کا بڑا معتقد تھا۔ اور آپ کی معرکۃ الآرا تصنیف براہین احمدیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اس نے یہاں تک لکھ دیا۔ کہ عالم اسلام میں ایسی لاجواب کتاب پہلے کبھی نہیں لکھی گئی۔ لیکن جب وہ مخالف ہوگیا تو نہ صرف اس نے آپ کے خلاف کفر کے فتوے لکھوائے بلکہ جب اس سے دل سیر نہ ہوا تو حکومت انگریزی کے پاس پہنچے۔ اور اس کو یقین دلانے کی کوشش کرتے رہتے۔ کہ یہ شخص مہدی سوڈانی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اور اس کی امیر کابل کے ساتھ سازباز ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب کے ان الزامات کی بناء پر ایک انگریز کپتان پولیس نے قادیان پہنچ کر حضور اقدس علیہ السلام کی تلاشی کے لئے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔

اس ضمن میں یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب نے ۱۴ر اکتوبر ۱۸۹۸ء کو انگریزی میں ایک رسالہ شائع کیا تھا جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بغاوت کا الزام لگایا اور اپنا مذہب یہ بتایا کہ وہ ان تمام احادیث کو نہیں مانتا۔ جن میں امام مہدی کی آمد کی خبر دی گئی ہے۔ یہ رسالہ آپ نے حکومت کی خوشنودی کے لئے لکھا اور چار مربعہ اراضی انعام میں حاصل کی۔ باقی مخالفین بھی جماعت احمدیہ پر ایسے الزامات لگا کر حکومت انگریزی اور اب حکومت پاکستان کو بدظن کرنے کی کوشش کرتے چلے آتے ہیں۔ یہاں تفصیلات دینا ممکن نہیں۔ الغرض احرار کے اس وارث نے جو الزام تراشی کی ہے۔ یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ تمام بندگانِ حق

پر مخالفین یہی الزام لگا کر عوام کو ان کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور جماعت کے خلاف بھی ایسی زہر چکانی شروع ہی سے کی جا رہی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے حکومت اور عوام حقیقت سے واقف ہیں۔ وہ ان لوگوں کے الزامات کو ہمیشہ نظر انداز کرتے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس آگ سے بھی گل و گلزار ہو کر برآمد ہو رہی ہے۔

حدیث النبیؐ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص بصیرت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا ۔ فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم میرا منہ اس طرف سمجھتے ہو۔ حالانکہ بخدا مجھ پر نہ تمہارا خشوع پوشیدہ ہے۔ اور نہ تمہارا رکوع اور میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ)

قطعات

— مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب ایمن آبادی —

وہ لوگ جو ہیں حیاتِ مسیح کے قائل
انہیں کہو کہ اب عیسیٰؑ کہاں ہیں کچھ تو کہیں
زمیں پہ لا کے انہیں آج تک دکھا نہ سکے
ہیں جس پہ کونسا وہ آسماں ہے کچھ تو کہیں

خدا کا شکر کریں، جس نے اپنی رحمت سے
غلامِ حضرتِ خیر الانامؐ بھیجا ہے،
خدا کے واسطے آئیں، اور اس کو پہچانیں
جسے رسولِ خدا نے سلام بھیجا ہے

بجھا سکے گی جواب پیاس، حق کے پیاسوں کی
خوش نصیب! کہ وہ نہر خوشگوار چلی
خوشی سے جھوم رہے ہیں چمن میں اہل چمن
یہ گا رہے ہیں کہ پھر بادِ نو بہار چلی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ تحریکات میں سے

ایک ضروری تحریک ـــــ ترکِ رسومات

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ ایم۔اے۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الفضل ۱۸ رمئی ۱۹۶۷ء میں مکرمی محترمی مسعود احمد خانصاحب کا ایک مضمون شائع ہُوا ہے جس میں آپ نے احبابِ جماعت کو ان تمام تحریکات کی طرف توجہ دلائی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سریر آرائے خلافت ہونے کے بعد جماعت کے سامنے رکھی ہیں۔ لیکن ایک تحریک کا ذکر ان سے رہ گیا ہے۔ چونکہ اس کا تعلق خاص طور پر مستورات سے ہے اس لئے مَیں نے ضروری سمجھا کہ اس کے متعلق بھی احبابِ جماعت خصوصاً مستورات کو توجہ دلاؤں۔ اس سے قبل بھی حضور کے ارشادات کی روشنی میں جہاں بھی اور جب بھی تقریر کرنے کا موقع ملا اس طرف مستورات کو توجہ دلاتی رہی ہوں اللہ تعالیٰ انہیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تفصیل میں جانے سے قبل اصولی طور پر بہنوں کو قرآن مجید کی اس تعلیم کی طرف توجہ دلاتی ہوں کہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۔ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ ساتھ خلفاء کی اطاعت ہم پر فرض ہے اور بغیر مکمل اطاعت کے ترقی ناممکن۔ ہر تحریک جو خلیفۂ وقت کی طرف سے پیش ہو اس پر ہر مرد۔ عورت اور بچّہ کا لبیک کہنا فرض ہے۔ تمام تنظیموں کا کام بھی یہی ہونا چاہیئے کہ خلیفہ وقت کی تحریکات کو چلانے میں اپنی قوتیں بروئے کار لائیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جب لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا تو لجنہ کے دستور کی ایک شق یہ قرار دی کہ

"اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی رُوح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفہ وقت ہو اس کی تیار کردہ اسکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدِّنظر رکھ کر تمام کاروائیاں ہوں۔"

(لجنہ اماء اللہ کے متعلق ابتدائی تحریک ۱۹۲۲ء)

گویا لجنہ اماء اللہ کے تمام پروگرام اس امر کو مدِّنظر رکھ کر بنائے جائیں کہ ان پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ خلیفہ وقت کی پیش کردہ تحریکات کی تکمیل ہو سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تحریکات جماعت کے سامنے رکھی ہیں ان میں سے ایک تحریک جماعت سے رسومات کی بیخ کنی کرنا ہے۔ آپ نے خطبہ جمعہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء میں فرمایا تھا:۔

"پہلا امتحان اور آزمائش وہ احکام الٰہی یا تعلیم الٰہی ہے جو ایک نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آتا ہے اور جس تعلیم کے نتیجہ میں مومنوں کو کئی قسم کے مجاہدات کرنے پڑتے ہیں بعض دفعہ اپنے مالوں کو قربان کرنے سے اور بعض دفعہ اپنی عزتیں اور وجاہتیں اللہ تعالیٰ کے لئے نچھاور کرنے سے۔"

اسی تسلسل میں آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے احکامات میں ایک حصّہ نواہی کا ہے یعنی بعض باتیں ایسی ہیں جن سے وہ روکتا ہے مثلاً دنیوی رسم و رواج ہیں جن کی وجہ سے بعض لوگ اپنی استطاعت سے زیادہ بچّوں کی بیاہ شادی پر خرچ کر دیتے ہیں حالانکہ وہ اسراف ہے جس سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے۔ وہ کہتے ہیں اگر ہم نے رسم و رواج کو پورا کرنے کے لئے خرچ نہ کیا ہمارے رشتہ داروں میں ہماری ناک کٹ جائے گی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری خاطر رسم و رواج کو چھوڑ کر اپنی ناک کٹواؤ تب تمہیں میری طرف سے عزت کی ناک عطا کی جائے گی۔"

(الفضل ۲۰ اپریل ۶۶ء)

۱۹ راگست ۱۹۶۶ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پھر جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جماعت میں رسومات پھر سر اٹھا رہی ہیں اور ان کا تدارک کرنا چاہیئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"پس مَیں جماعت کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک جدید کے وہ مطالبات جو سادہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں ان کو جماعت میں دہرایا جائے اور افرادِ جماعت کو پابند کیا جائے کہ وہ اِن مطالبات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں۔ اسی طرح بعض جگہ سے یہ شکایت آتی رہتی ہے کہ بعض خاندانوں میں رسوم اور بدعات عود کر رہی ہیں مثلاً شادی کے موقع پر اسراف کی راہوں کو اختیار کیا جاتا ہے اور بلا ضرورت محض نمائش کے طور پر بہت سا خرچ کر دیا جاتا ہے بعض لوگ تو اس کے نتیجہ میں مقروض ہو جاتے ہیں اور پھر ساری عمر ایک مصیبت میں گزارتے ہیں یہ تو وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ ان کو اس دنیا میں دے دیتا ہے لیکن ایک اور سزا ہے جو بظاہر ان کو نظر نہیں آتی کہ اسکے نتیجہ میں وہ بہت سی ایسی نیکیوں سے محروم ہو جاتے ہیں کہ اگر وہ سادگی کو اختیار کرتے اگر وہ رسوم کی پابندی کو چھوڑ دیتے تو اللہ تعالیٰ ان کو اُن نیکیوں کی توفیق عطا کرتا۔"

(الفضل ۸ رستمبر ۱۹۶۶ء)

لجنہ اماء اللہ کے گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر بھی (۲۲ راکتوبر ۱۹۶۶ء) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"ایک وقت ایسا تھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقاریر اور نصیحتوں سے جماعت تقریباً تمام بُری رسومات سے پرہیز کرنے لگی تھی مگر اب پھر وہی بات ہم میں آ گئی ہے اس کو دُور کرنے کے لئے لجنہ کو خصوصی اقدامات کرنے چاہئیں کیونکہ رسومات ہمیں سیدھے راستے سے دُور رکھتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے شہر میں داخل ہونے سے روکتی ہیں۔"

غرض لجنہ اماء اللہ کی تمام ممبرات اور تمام احمدی مستورات کا فرض ہے کہ وہ علاوہ دیگر تحریکات پر عمل کرنے کے اس ترک رسومات کی تحریک کو پورے زور شور سے جاری کریں۔

رسومات کا پھر سے جماعت میں پیدا ہونا بھی عورتوں کی وجہ سے ہے ان میں اپنی جہالت کم عقلی اور قرآن مجید کی تعلیم سے لاعلمی کے باعث اور رشتہ داروں برادری سے مقابلہ کر سکنے کی ہمّت اور جرأت نہ ہونے کی وجہ سے وہ رسومات پھر سے پھیلنی شروع ہو گئی ہیں جو جماعت کے ابتدائی ماننے والوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس صحبت اور صداقت کو مان لیتے ہی ترک کر دی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کو خصوصی اقدامات کرنے کے لئے فرمایا تھا۔ چنانچہ ہر لجنہ کی عہدہ داروں کو چاہیئے کہ وہ اس تحریک کو بار بار بہنوں کے سامنے لائیں۔ انہیں رسومات کے متعلق قرآنی تعلیم سے روشناس کروائیں۔ اور اپنی رپورٹ بھجواتے وقت اپنی مساعی کا ضرور ذکر کریں اور یہ بھی کہ کس حد تک انہیں کامیابی ہوئی۔

لیکن میری بہنو! کسی ایک آدمی یا چند آدمیوں کی کوشش سے رسومات دُور نہیں ہوں گی جب تک ایک طرف تو ہر بہن یہ عہد کرے کہ مَیں اپنی زندگی کو اسلام اور قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق گزاروں گی دوسری طرف اس میں اطاعت کا اتنا عظیم الشان جذبہ پیدا ہو جائے کہ خلیفہ وقت کی طرف سے جس کام کے کرنے سے روکا جائے پھر بغیر کسی چون و چرا۔ حجت یا دلیل کے یکسر چھوڑ دے۔ ہماری زندگیاں نمونہ ہوں صحابہ کرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک آواز سنی کہ آج سے شراب تم پر حرام کی جاتی ہے اور پھر کسی نے شراب کو منہ نہ لگایا۔

یہ جذبہ اطاعت اور عمل آج اگر ہم میں بھی پیدا ہو جائے کہ ہم ہر حکم کی تعمیل دل و جان سے کریں۔ اور جس بات سے منع کیا جائے پھر اس کے قریب جانے کا سوال بھی باقی نہ رہے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد احمدیہ جماعت کو ساری دنیا پر غلبہ عطا فرما دے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید بھی اسی غرض سے جاری فرمائی تھی جس کا مرکزی نقطہ سادہ زندگی اختیار کرنا تھا بغیر سادہ زندگی کو اختیار کئے تکلّفات اور رسومات سے منہ موڑنا بھی مشکل ہے۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک قربانی مانگتا ہے اور سب سے بڑی قربانی یہی ہے کہ اپنی خواہشات اور جذبات کی گردن پر چھُری پھیرتے ہوئے ہماری زندگیاں رسومات اور تکلّفات سے پاک ہو کر محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو جائیں۔ الٰہی تُو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اپنی زندگی کی غرض و غایت کو سمجھتے ہوئے امامِ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کے لئے جد و جہد میں آگے ہی آگے بڑھتے جائیں تا وقتیکہ ہمارا نصب العین ہمیں حاصل ہو جائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

ملک عبد الماجد شمس مرحوم

(ملک محمود احمد صاحب ابن عبد الجلیل صاحب عشرت لاہور)

عزیزم ملک عبد الماجد شمس ابن مکرم و محترم ملک عبد القادر صاحب (آف جناح کالونی لائلپور) بتاریخ ۱۴ مئی ۱۹۶۷ء بوقت ۱/۲-۱۰ بجے شام لاہور میں ٹریفک کے حادثے میں وصال پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی عمر وفات کے وقت ۲۱ برس کی تھی اور ہیلی کالج آف کامرس میں بی۔کام (آخری سال) کا طالب علم تھا۔

مرحوم نماز باجماعت کا بہت پابند اور دعاگو نوجوان تھا۔ اپنے مولیٰ کے حضور سجدے میں بڑے عجز و انکسار سے روتے ہوئے مَیں نے اُسے بارہا دیکھا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں مخمور تھا۔ ایک دفعہ مجھے کہنے لگا "محمود بھائی! مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت ہے۔ مجھے یوں لگتا ہے کہ شاید مجھ سے بڑھ کر حضورؐ سے کسی کو بھی محبت نہ ہوئی"۔ "سیرت النبیؐ" پر ایک مقالہ لکھا اور چند ماہ پیشتر اسلامیہ کالج لاہور سے اِس پر انعام حاصل کیا۔ ماہنامہ "خالد" کے جولائی ۱۹۶۶ء کے شمارے میں مرحوم کا ایک مضمون سیرت النبیؐ پر بہ "بہارِ رحمت" کے عنوان سے شائع ہوا جس کے ایک ایک فقرے سے عشقِ رسولؐ عیاں ہے۔

مرحوم کے ذریعہ ایک عیسائی نوجوان کو قبولِ اسلام کی توفیق ملی۔ خاکسار نے اِس پر مبارکباد کا خط لکھا اور اُس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد لکھا جو حضورؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے ایک پہاڑی پر کھڑے ہوئے فرمایا تھا کہ اگر کسی کے ذریعہ ایک انسان حق قبول کرے تو اُسے اس قدر ثواب ہوتا ہے جتنے سُرخ اونٹ اِس وادی میں سما سکتے ہیں (یعنی بے حساب) اِس پر مرحوم نے مجھے جو خط لکھا وہ نقل کرنے کے قابل ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"آپ نے سیّد و مولا محمد مصطفٰےؐ صلے اللہ علیہ وسلم (میرا جسم و جان قربان ہو انسانیت کی اُس علّتِ غائی پر) کی اُس حدیث کی طرف جس میں آپ نے کسی کے ایمان قبول کرنے کی قیمت بتائی ہے، توجہ دلائی ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آنحضرتؐ کی اِس حدیث کا مصداق بنائے۔ آمین۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن۔

دعا کریں کہ نومسلم، سچی توحید پر ایمان میں دائم اور اسلامی تعلیمات پر چٹان کی طرح قائم ہو۔ پیچھے سے آ کر آگے بڑھنے والوں میں شامل ہو۔ سیّدِ کون و مکاں ہادیٔ دو جہاں صلے اللہ علیہ وسلم کا صحیح معنوں میں عاشق ہو کیونکہ اُس مردِ کامل سے محبت کئے بغیر عشقِ الٰہی کا حصول ناممکن ہے (اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کے بموجب) ..... شاید خدا ہمیں بھی اسی لئے بخش دے کہ اُس کے محمدؐ، اُس کے محبوب، اُس کے معشوق صلے اللہ علیہ وسلم سے مجھے قلبی عشق ہے۔ مَیں تو اکثر سوچا کرتا ہوں کہ اگر میری گردن کی دونوں طرف تلوار رکھ کر مجھ سے پوچھا جائے کہ تجھے سب سے زیادہ کس سے محبت ہے تو میری روح، میرا جسم، میرا ذرّہ ذرّہ فلک شگاف چیخوں سے "محمدؐ محمدؐ" کا غلغلہ بلند کریگا ---- کیوں نہ ہو؟ اُس محسنِ اعظمؐ کے احسانوں کو یاد کر کے جو اُس نے اِس نوعِ انسان پر کئے اور اُن ظلموں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جو اُس مظلوم ترین ہستیؐ پر ہماری خاطر ڈھائے گئے۔ زبان صَلِّ عَلٰی کیوں نہ کہے، روح کیوں نہ تڑپے، جسم کیوں نہ بار بار قربان ہونے کا واویلا کرے۔

اے رازدانِ فطرتؐ! اے محبوبِ محبوبانِ خلقتؐ! آ! اور دیکھ کہ ہمارے دل تیری محبت میں کس طرح گداز ہیں اور آنکھیں کس طور سے پُرنم۔ اے ہمارے آقاؐ! حق تو یہ ہے کہ نامۂ اعمال صفر کے برابر ہے لیکن تیرے عشق سے رنگین ہے۔ مَیں تیری وجہِ کریم پر قربان --- تُو اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن کے دربار میں جب یہ گنہگار کھڑا ہو تو ضرور شفاعت کرنا، تیرے مالک کا تو وعدہ ہے کہ تیرے عشاق تیرے قریب ہی بسائے جائیں گے۔ پس تُو ہمیں اپنے عُشّاق کے دائرے میں سمالے"۔

مرحوم علم دوست نوجوان تھا۔ لاتعداد اشعار ازبر تھے اور موقع کی مناسبت سے شعر پڑھنے کا خاص ملکہ تھا۔ بہت خوش خط لکھتا تھا۔ لکھنے کا انداز بھی بہت پیارا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ موتی پرو رکھے ہوں۔

خدمتِ دین کا جذبہ مرحوم میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک انتھک کارکن تھا۔ طفل سے خادم بنے ابھی بہت دیر نہ ہوئی تھی کہ ضلع لائلپور کی مجلس کا معتمد بنایا گیا اور ایک مثالی کارکن کی طرح کام کر کے دکھا گیا۔ لاہور آیا تو یہاں بھی ضلع کی مجلس کا معتمد رہا اور احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کا نائب سیکرٹری۔ خود نمائی پسند نہ کرتا تھا یہاں تک کہ بھری مجلس میں اعلان تک کرنے سے احتراز کرتا۔

عشقِ رسولؐ، علم دوستی اور خدمتِ دین کے جذبے کا لازمی نتیجہ تھا کہ اسلام اور احمدیت کے لئے بہت غیرت مند تھا۔ تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ اسلام اور احمدیت کی حقانیت میں بے شمار دلائل ازبر تھے اور متعدد حوالے نوکِ برزبان۔ عیسائیوں کو تبلیغ کرنے میں ایک خاص حظ محسوس کرتا تھا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے ایک عیسائی کو مسلمان بنانے کی عظیم الشان سعادت اُس کے حصے میں آئی۔ اپنا احمدی ہونا ہر جگہ جرأت سے بیان کرتا اور چاہتا کہ لوگ احمدیت کے بارے میں استفسار کریں اگر کہیں گفتگو چھڑ جاتی تو احمدیت کے دفاع میں سینہ سپر ہو جاتا اور اکثر مجلس پر چھا جاتا۔ کہا کرتا تھا کہ تبلیغ کا جذبہ خدا تعالیٰ نے کچھ اس طرح مجھ میں ودیعت کیا ہے کہ کبھی سرد نہیں ہوتا۔

بہت ہنس مکھ تھا۔ دوسروں کو نیکی کے کاموں کے لئے اُبھارتے رہنا بھی اُس کا خاص وصف تھا۔ کافی دنوں کی بات ہے ایک دفعہ میرے چہرے کی طرف اپنی مخصوص مسکراہٹ لئے دیکھ رہا تھا۔ مَیں نے کہا کہ کیا دیکھتے ہو بھائی؟ ۔۔ تو کہنے لگا کہ مَیں سوچ رہا ہوں کہ اگر آپ کے چہرے پر داڑھی ہو تو کیسی اچھی لگے۔ اور پھر جب کافی عرصے کے بعد خدا تعالیٰ نے مجھے وقفِ عارضی کے دوران داڑھی رکھنے کی توفیق عطا فرما دی تو بہت خوش ہوا اور خاص طور پر مبارکباد دی۔

سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے سلسلہ سے بے پناہ محبت رکھتا تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ بابرکت میں دعا کے لئے باقاعدگی سے خطوط لکھتا اور حضور کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتا رہتا۔ بزرگانِ کرام اور علمائے سلسلہ کیلئے بہت محبت اور احترام کے جذبات رکھتا تھا اور ان کی صحبت میں بیٹھنے کا بہت شوق تھا۔ ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس میں اہتمام سے شرکت کرتا۔ گزشتہ سال باقاعدگی سے شرکت نہ کر سکنے کا بہت افسوس کرتا تھا اور ارادہ رکھتا تھا کہ امسال اِس میں باقاعدگی سے شریک ہوگا۔ اسی طرح امتحانات سے فراغت کے بعد وقفِ عارضی پر جانے کا بھی خواہشمند تھا۔ جلسہ سالانہ اور اجتماعات میں بہت شوق سے شامل ہوتا رہتا۔ یہ بہت توجہ سے سنتا اور کافی عرصہ بعد تک اُن کا ذکر کرتا رہتا۔ علمائے سلسلہ کے مناظروں اور مباحثات کا حال بھی لُطف لے لے کر بیان کیا کرتا۔ دینی کتب پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بہت سی کتب پڑھ چکا تھا۔ اسی طرح دیگر بزرگانِ کرام اور علمائے سلسلہ کی کتب بھی۔ "الفضل" کا مطالعہ بہت باقاعدگی سے کرتا تھا۔ ایک دوست نے بیان کیا کہ کہا کرتا تھا کہ مجھے تو اُس وقت تک نیند نہیں آتی جب تک "الفضل" نہ پڑھ لوں۔

اُسکی دوستی کا حلقہ وسیع تھا۔ دوستی نیک اور مخلص لوگوں سے رکھتا تھا۔ مخلص احمدی نوجوانوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر اُن سے دوستی پیدا کرتا تھا۔ لائلپور میں ایک بزرگ بیان فرما رہے تھے کہ اس کا جماعت کے ہر فرد کے ساتھ کسی نہ کسی رنگ میں تعلق تھا۔ خدا تعالیٰ نے اُسے ایک خاص کشش بھی عطا فرمائی تھی جو بہت کم لوگوں کے حصے میں آتی ہے۔ اسکی پاکیزگی کا اثر اُسکے ساتھیوں پر بھی پڑتا تھا۔ اسکے ہم جماعت غیر از جماعت دوستوں نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے ایک نیک نمونہ تھا۔

سچ تو یہ ہے کہ اسکی زندگی ایک لفظ میں اگر بیان کرنے کی کوشش کی جائے تو لفظ "عشق" بہت مناسب ہے۔ عشقِ الٰہی۔ عشقِ رسولؐ۔ قرآن کریم سے عشق۔ خلفائے سلسلہ اور بزرگانِ کرام سے عشق۔ دین سے عشق اور دوستوں کے لئے بے پناہ محبت کا جذبہ۔ اسکی گفتگو کا محور بھی اکثر یہی موضوع ہوتے۔ ان پر گھنٹوں گفتگو کرتے نہ تھکتا۔

مرحوم عبد الماجد کے ایک بھائی ملک عبد السمیع صاحب مرحوم بھی ۱۹۶۰ء میں ۱۹/۲۰ سال کی عمر میں ایک حادثے میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ ان کی والدہ تو بہت عرصہ قبل فوت ہو چکی ہیں۔ والدِ بزرگوار بہت بیمار اور ضعیف ہیں اور بستر سے اُٹھنے سے بھی معذور۔ لیکن جس صبر و استقلال کا نمونہ انہوں نے اِس حادثۂ جانگاہ میں دکھایا ہے وہ بے مثال ہے ان کی زبان پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" ہی رہا اور وہ کہتے ہیں کہ جس کا تھا وہی لے گیا اِس میں شکوہ کس بات کا۔ اسی طرح مرحوم کے بہن بھائیوں کا صبر بھی قابلِ داد ہے۔

خدا تعالیٰ اِس شہید کو اُنہی وجود وں کے قُرب سے نوازے جن سے اُسے عشق تھا اور اُس کے درجات بلند تر فرماتا چلا جائے خدا کرے کہ اُس کی جواں مرگی اُس کے پسماندگان کے گناہوں کو دھونے والی ثابت ہو اور انہیں صبر پہ قائم رہنے کی بہت توفیق ملے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اُس کے اوصاف اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

+

راولپنڈی اور پشاور میں انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

چارسدہ اور مردان میں جلسوں کا انعقاد، اجتماعات اور جلسوں میں مرکزی نمائندگان کی شرکت

اہم تربیتی اور دینی موضوعات پر مولانا ابوالعطاء صاحب کی فاضلانہ تقاریر

(۱)

ماہ مئی کے وسط میں راولپنڈی اور پشاور میں انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات نیز چارسدہ اور مردان میں وہاں کی مجالس انصار اللہ کے زیر اہتمام جلسے منعقد ہوئے جن میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے خاص نمائندہ کی حیثیت سے شرکت فرما کر اہم تربیتی اور علمی موضوعات پر بصیرت افروز فاضلانہ تقاریر کیں آپ کے ہمراہ مجلس مرکزیہ کے بعض قائدین نے بھی شرکت فرمائی اور اپنی تقاریر میں احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

مرکزی وفد

مرکزی وفد جو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب (امیر وفد) کے علاوہ محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی محترم نور محمد نسیم سیفی صاحب نائب قائد عمومی اور مسعود احمد خان دہلوی قائد اشاعت پر مشتمل تھا، ۱۱ مئی ۶۷ء کو صبح چھ بجے بذریعہ موٹر کار عازم راولپنڈی ہوا۔ وفد راستہ میں گوجرانوالہ اور سرائے عالمگیر میں مختصر قیام کرنے کے بعد ایک بجے دوپہر کے قریب جہلم پہنچا۔ جہاں مسجد احمدیہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز ظہر پڑھانے کے بعد حاضر احباب سے خطاب فرمایا۔ آپ نے انہیں اپنے اندر للّٰہیت کا جذبہ پیدا کرنے اور غلبۂ اسلام کی جدوجہد کو اپنی خصوصی ذمہ داری تصور کرتے ہوئے اسے پورے جذبہ و جوش کے ساتھ ادا کرنے کی نصیحت فرمائی۔ بعد ازاں کچھ دیر آرام کرنے کے بعد محترم مولانا صاحب موصوف نے نماز عصر پڑھائی۔ پھر اراکین وفد نے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم اور بعض دیگر مقامی احباب کی معیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر جا کر دعا کی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد اراکین وفد بذریعہ موٹر کار جہلم سے راولپنڈی کو روانہ ہوئے۔

مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا اجتماع

راستہ میں اراکین وفد نے کچھ دیر پاکستان چپ بورڈ فیکٹری میں قیام کیا اور وہاں سے روانہ ہو کر اسی روز ساڑھے آٹھ بجے شب مسجد نور راولپنڈی پہنچے جہاں محترم جناب چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی محترم چوہدری عبدالحق صاحب ورک زعیم اعلیٰ مجالس انصار اللہ راولپنڈی دیگر مقامی عہدیداران اور احباب نے وفد کا استقبال کیا۔ مغرب اور عشاء کی نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد امیر وفد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مقامی عہدیداروں کے مشورہ سے اجتماع کے پروگرام کو آخری شکل دی۔

اجتماع اگلے روز یعنی ۱۲ مئی کو نماز جمعہ کے بعد منعقد ہونا تھا۔ اُس روز نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی اور "اسلام کی نشأۃ ثانیہ" کے موضوع پر بصیرت افروز خطبہ پڑھا۔

اجلاس اوّل

اجتماع کا پہلا اجلاس نماز جمعہ کے بعد محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم میاں عبدالرحمٰن منیر صاحب نے کی۔ ازاں بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے انصار سے ان کا عہد دہروایا۔ مکرم عباسی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ محترم صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ ازاں بعد علی الترتیب مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف نے "احمدیت کا پیغام" کے موضوع پر، مکرم جناب شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس مرکزیہ نے خلافت کے ساتھ دلی وابستگی کی اہمیت پر، مکرم عبدالحق صاحب ورک زعیم اعلیٰ نے "وقف جدید کی اہمیت" پر، مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی نے "افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر اور مسعود احمد خان دہلوی قائد اشاعت نے "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریکات اور ان کی اہمیت" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مکرم خالد صاحب نے اپنی تقریر کے اختتام پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر فرمودہ بر موقع جلسہ سالانہ کا ایک حصہ بھی بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنایا۔ جسے احباب نے خاص ذوق و شوق کے عالم میں سنا۔ آخر میں مکرم شیخ عبداللطیف صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ راولپنڈی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا جس کے بعد اجتماع کا اجلاس اول اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس دوم

اجتماع کا اجلاس دوم اسی روز مغرب اور عشاء کی باجماعت نمازوں کے بعد پونے آٹھ بجے شب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد تربیت مجلس مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار نے کی محترم چوہدری احمد جان صاحب نے درس حدیث دیا۔ آپ نے بعض وہ احادیث پڑھ کر جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے، ان کی شرح بیان کی۔ بعدہٗ مکرم بشیر احمد صاحب قریشی زعیم انصار اللہ واہ کینٹ نے "ستاری سے کام لو" کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا۔ اس کے بعد مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ رونما ہونے والے روحانی انقلاب کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں صاحب صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے بہت فاضلانہ تقریر فرمائی جس میں آپ نے واضح فرمایا کہ خلافت ثالثہ کے مبارک دور میں ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں اور ہم انہیں کس طرح کما حقہٗ ادا کر سکتے ہیں آپ نے اپنی تقریر میں خلافت احمدیہ کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور غیر مبائعین کے خلافت سے انحراف کا ذکر کر کے ان کے انجام کو تفصیل سے واضح کیا۔ آپ کی فاضلانہ تقریر کے بعد اجتماع کا دوسرا اجلاس سوا دس بجے شب اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا اور آخری اجلاس

اجتماع کے تیسرے اور آخری اجلاس کا آغاز ۱۳ مئی کو علی الصبح ساڑھے تین بجے نماز تہجد سے ہوا جو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ نماز تہجد کے بعد جملہ احباب کچھ وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہے ازاں بعد ساڑھے چار بجے نماز فجر ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ بعدہٗ "ذکر حبیب" کی پُرکیف مجلس منعقد ہوئی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے محترم مولوی عطا محمد صاحب اور محترم میاں الٰہ بخش صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک کے بعض واقعات بہت ایمان افروز پیرائے میں بیان فرمائے۔ ذکر حبیب کی مجلس کے بعد محترم چوہدری احمد جان صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (باقی)

سپاس تعزیت و شکریہ احباب

والد محترم ملک عزیز احمد صاحب کی وفات کے سلسلہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور احباب جماعت نے جس رنگ میں تعزیت فرمائی ہے اس کے لئے دل جذبات تشکر سے لبریز ہے۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرداً فرداً تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ اسی طرح سے احباب جماعت نے بھی حضرت تشریف لا کر اور خطوط کے ذریعہ تعزیت فرمائی۔ خطوط کا سلسلہ جاری ہے ہر ایک کو علیحدہ طور پر جواب دینا فی الحال مشکل ہے اس لئے الفضل کے ذریعہ میں مکرمہ والدہ صاحبہ کی جانب سے اور خود اپنی طرف سے جملہ بزرگوں اور احباب کی ہمدردی کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور حضرت والد صاحب کے بلند درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

خاکسار رشید احمد عادل

"ایوانِ محمود"

ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ) کی تعمیر کے لئے متعدد حضرات نے -/۳۱۳ روپے یا اس سے زیادہ کے عطیہ جات ادا فرما کر مجلس کی خصوصی امداد فرمائی تھی۔

جملہ معطی حضرات کے اسمائے گرامی کی چوتھی قسط بغرض دعا و اطلاع شائع کی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ جن دوستوں کے وعدہ جات ابھی قابل ادا ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ تعمیر کے آخری مراحل پر رقم کی فوری ضرورت ہے۔ لہذا اولین فرصت میں وعدہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ معہ پتہ	مقام	وعدہ
۱	مکرم چوہدری محمد مجید صاحب X.E.N	لاہور	۳۱۳
۲	مکرم میاں اکبر علی صاحب	"	۳۱۳
۳	محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب (منجانب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)		۳۱۳
۴	الحاج حکیم غلام محمد صاحب	شاہدرہ لاہور	۳۱۳
۵	مکرم ملک بشارت علی صاحب پاور ہاؤس	"	۳۱۳
۶	مکرم مرزا محمود بیگ صاحب صدر جماعت احمدیہ	للیانی	۳۱۳
۷	مکرم عبد الحمید صاحب	قصور	۳۱۳
۸	مکرم ایم فقیر اللہ صاحب مرحوم ایم اے ایل ایل بی، فلیمنگ روڈ	لاہور	۳۱۳
۹	مکرم میاں عبد الحکیم صاحب احمدی ۲۲ میکلوڈ روڈ	"	۳۱۳
۱۰	مکرم مبارک احمد صاحب نیلہ گنبد	"	۳۱۳
۱۱	مکرم رشید احمد صاحب رشید اینڈ برادرز	سیالکوٹ	۳۱۳
۱۲	مکرم غلام احمد صاحب " "	"	۳۱۳
۱۳	" منجانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	"	۳۱۳
۱۴	مکرم خواجہ عبد الرحمان صاحب	"	۳۱۳
۱۵	مکرم حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار	"	۳۱۳
۱۶	مکرم میاں غلام محمد صاحب	"	۳۱۳
۱۷	مجلس خدام الاحمدیہ	"	۳۱۳
۱۸	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف	ڈسکہ	۳۱۳
۱۹	مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب	دولکم	۳۱۳
۲۰	مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب ایم۔ اے	کوٹ کرم بخش	۳۱۳
۲۱	مکرم رفیق احمد چاپانی صاحب	جڑانوالہ	۳۱۳
۲۲	مکرم چوہدری محمد افضل صاحب	سانگلہ ہل	۳۱۳
۲۳	مجلس خدام الاحمدیہ سانگلہ ہل	"	۳۱۳
۲۴	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب	نارنگ منڈی	۳۱۳
۲۵	مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	آبنہ	۳۱۳
۲۶	مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب	"	۳۱۳
۲۷	مکرم حاجی فضل محمد صاحب	جھنگڑ حاکم والا	۳۱۳

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے چچا کے لڑکے تین چار ماہ سے بیمار ہیں نیز میری ترقی اور صحت کے لئے درخواست دعا ہے (ملک عبد الرحیم محمود آباد ڈاکخانہ کالا گجراں تحصیل و ضلع جہلم)

۲۔ چوہدری گیلانی خانصاحب لیبارٹری بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ (بشیر احمد نصرت کشن شاپ غلہ منڈی جڑانوالہ)

۳۔ محمد ظہیر الدین احمد صاحب پر ایک کیس بنا ہوا ہے (محی الدین میشر ابن محمد ظہیر الدین احمد دار الرحمت شرقی ربوہ)

۴۔ تقریباً آٹھ برس سے ہم مقدمہ میں مبتلا ہیں (ملک محمد اسلم خان سلائی سنٹر بازار لاہور)

۵۔ میرے ابا جان کام کرتے ہوئے سیڑھی سے گر گئے ہیں۔ (ملک لئیق احمد کھوکھر گوہر منڈی وزیر آباد)

۶۔ خاکسار بہت تیز بخار کے باعث سخت بیمار ہو گیا تھا۔ اب آرام ہے۔

(محمد عمر شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ)

۷۔ میرے والد چوہدری محمد صادق صاحب بعارضہ دل بیمار ہیں۔ (چوہدری ناصر احمد خادم)

ہر کامیابی پر خزانہ خدا کا حق یاد رکھا جائے

محترم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی سے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے دس روپے ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"پانچ روپے میری لڑکی نصرت جہان بیگم کی طرف سے ہے اور پانچ روپے امۃ الوکیل بنت نذیر احمد صاحب کی طرف سے ہے۔ ان دونوں بچیوں کو گورنمنٹ کالج فار وومین کی طرف سے وظیفہ ملا ہے۔"

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان بچیوں کی اس کامیابی کو آئندہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

ہمارے احمدی طلباء اور طالبات کو چاہیئے کہ اپنی کامیابیوں پر اللہ تعالیٰ کے گھر کا حق ادا کرنے کا اس طرح خیال رکھا کریں۔ جس طرح ان بچیوں نے رکھا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں؟

تحریک جدید کے مالی جہاد میں استطاعت سے کم چندہ دینے والوں کیلئے لمحہ فکریہ!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مالی قربانی کرنے والوں کے متعلق فرمایا ہے:۔

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اپنی جان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیٰوۃ وقف کر دے تاکہ وہ حیٰوۃ طیبہ کا وارث ہو۔"

حضور کے ان ارشادات کے پیش نظر تحریک جدید کے ہر مجاہد کو چاہیئے کہ وہ اپنی پیشکش کا جائزہ لے۔ اگر پیشکردہ قربانی مالی حیثیت سے کم ہو تو اسے اولین موقعہ پر بڑھا کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے (وکیل المال اول تحریک جدید)

گھٹیالیاں کالج میں علمی لیکچر

مورخہ ۲۷ کو کالج ہذا کے طلبہ کے سامنے مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سیالکوٹ نے ایک نہایت مفید علمی لیکچر دیا جو آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ آپ نے طلبہ کو نہایت قیمتی نصائح فرمائیں اور قرآن کریم کے اصولوں کے مطابق ایسے گر بتائے جن پر عمل پیرا ہو کر ہر میدان کا آدمی زندگی میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ آپ نے طلباء کو توجہ دلائی کہ وہ ہر کام باقاعدگی سے وقت مقررہ پر نشاط و خوشی اور مسابقت کی روح سے کرنے کا ملکہ پیدا کریں اپنے آپ کو قوم و ملک کے لئے مفید اور قابل فخر وجود بنائیں۔ کالج ہذا میں آئندہ بھی وقتاً فوقتاً اس قسم کے علمی لیکچرز کا انتظام کیا گیا ہے۔

(اسٹاف سیکرٹری ہوکالج گھٹیالیاں)

۸۔ ہم پر ایک مقدمہ دائر ہے باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(امیر جماعت احمدیہ چک ۱۵ ڈی۔ بی ضلع میانوالی چوہدری کرم دین)

۹۔ سعید احمد صاحب کافی عرصہ سے پیٹ کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز ان کے کاروبار کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد میڈیکل ہال کوٹلی محمد بشیر)

۱۰۔ شیخ محمد بشیر صاحب اندرون کی بیوی چھ ماہ سے شدید بیمار ہے۔ لاہور میں اپریشن بھی ہو چکا ہے — نیز والدہ صاحبہ کی طبیعت بھی ناساز ہے
(حکیم محمد اسماعیل غلہ منڈی ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اعلانات دار القضاء

۱ - مکرم ڈاکٹر عبد الغفور خان صاحب کرک ابن جناب ڈاکٹر عبد الغنی خان صاحب کرک مرحوم پاک ریذ ایکس رے چوک میو ہسپتال لاہور نے درخواست دی ہے کہ والد محترم حضرت ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کرک مرحوم اپنی وفات سے پہلے اپنی زمین ایک کنال قطعہ ۱۲/۱ واقع محلہ دار النصر ربوہ مجھے دے گئے تھے۔ اور موجودہ مختصر مکان بھی میں نے ہی بنوایا تھا اور اب حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کے سب ورثاء اس کی توثیق کرتے ہیں۔ اس لئے یہ زمین اور مکان میرے نام منتقل کر دیں۔

اس درخواست کے ساتھ ایک تحریر منسلک ہے کہ ڈاکٹر عبد الغنی خان کرک مرحوم آف سول لائنز گوجرانوالہ جن کی وفات ۶۵/۱۰/۶ کو لاہور میں ہو گئی تھی۔ اپنی ایک ٹکڑہ۔ زمین قطعہ ۱ بلاک ۱۲ مکان ۱/۲ محلہ ج (ربوہ) اپنی زندگی میں ہی ہمارے بڑے بھائی عبد الغفور خان کرک کو دے گئے تھے اس زمین کے ہمارے بڑے بھائی کے نام منتقل ہونے میں ہم ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں۔

اس تحریر پر (۱) مکرم عبد السبوح خان صاحب کرک ابن ڈاکٹر عبد الغنی خان کرک۔ (۲) محترمہ محمودہ کرک نیر صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الغنی خان صاحب کرک (۳) محترمہ عابدہ احمد صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الغنی خان صاحب کرک اور (۴) مکرم عبد الغفور خان صاحب کرک ابن ڈاکٹر عبد الغنی خان صاحب کرک نے ۶۷/۵/۲۲ کو دستخط کئے ہوئے ہیں۔ جس پر مکرم عبد الباسط خان صاحب مکرم آدم نیر صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے بطور گواہ دستخط ہیں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

---

۲ - مکرم مخدوم محمد اجمل صاحب، مکرم حکیم مخدوم الطاف احمد صاحب پسران محترم مخدوم محمد ایوب صاحب محترمہ مخدومہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مخدوم محمد ایوب صاحب، محترمہ مخدومہ سعادت منور بیگم صاحبہ دختر مکرم مخدوم محمد ایوب صاحب ساکنان میانی ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ محترم مخدوم محمد ایوب صاحب آف میانی مورخہ ۵/۱ کو وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی امانتی رقم مبلغ ۵/- روپے کھاتہ ۱۸۷-۱-۷۱/۳۵۶۰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بقایا موجود ہیں اسی طرح تحریک جدید ربوہ میں امانت ب ۳۲۵/۳۳۹ میں ۱۵۲۶۵۰ روپے امانت ۳۶۷/۵۲۴ میں ۸۷ روپے ۵۰ پیسے امانت ۳۶۷/۲۵۳ میں ۳۷ اور ۱۱۰۰ روپے موجود ہیں۔ یہ کل رقم جن کی میزان ۱۲۵۸۶۷۴ روپے بنتی ہے۔ مکرم حکیم مخدوم الطاف احمد صاحب بیت المخدوم میانی ضلع سرگودھا کی امانت تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کھاتہ ۳/۷۷/۱۴۹۲ میں منتقل کر دی جائیں۔
اس درخواست پر مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ میانی دگھو گھیاٹ ضلع سرگودھا کی تصدیق درج ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

---

۳ - مکرم مستری عبد العزیز صاحب ولد مکرم مستری عبد الکریم صاحب دار الصدر شرقی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم مستری عبد الکریم صاحب ملکہ ساز مورخہ ۶۶/۵/۸ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کا ترکہ مندرجہ ذیل ہے۔
(۱) مکان واقع دار الصدر شرقی ربوہ قطعہ ۱۸/۶ رقبہ دس مرلے (۲) دو قطعات ۱۶/۱۷/۲ رقبہ ایک کنال واقع محلہ دار العلوم ربوہ
مرحوم کے وارث میرے علاوہ یہ ہیں:-
۱- ہماری والدہ صاحبہ محترمہ (۲) مستری عبد المجید صاحب (۳) مستری بشیر احمد صاحب پسران مرحوم۔ (۴) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (۵) محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ۔ (۶) محترمہ بشیرہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم
مذکورہ بالا متروکہ جائیداد ہم سب ورثاء میں حسب شریعت اسلامیہ تقسیم کی جائے۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

حقیقی خوشی!

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ الفضل ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

قائدین و ناظمین تجنید متوجہ ہوں

بہت سی مجالس کو مرکز کی طرف سے رکنیت فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ جو ابھی پر ہو کر مرکز میں واپس نہیں آئے۔ قائدین مجالس اور ناظمین تجنید سے التماس ہے کہ رکنیت فارم پُر کرنے کے کام کو التواء میں نہ ڈالا جائے۔ بلکہ اس کو جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

دوسرے خانوں کے علاوہ ہر رکنیت فارم پر پُر کرنے والے رکن اور قائد مجلس کے دستخط ضرور ہوں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ٹیلی فون نمبر ۳۸

یہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

اور

مطب حکیم شیخ خورشید احمد گولبازار ربوہ

کا ٹیلی فون نمبر ہے

اپنی طبی ضرورتوں کیلئے

ٹیلی فون نمبر ۳۸ پر رنگ کریں

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

برائے خصوصی توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے چندوں کا ششماہی جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ چندوں کی آمد میں حد کمی ہے صرف ممبری چندے کی آمد ۱۳۵۰۰ روپے ہونا چاہیئے تھی لیکن اس کے مقابلہ میں صرف ۹۴۲۹ روپے ہوئی ہے۔ یہ امر نہایت تشویشناک ہے۔ سب لجنات کی صدر و سیکرٹری صاحبات کو چاہیئے کہ پوری کوشش کریں کہ اگلے چھ ماہ میں نہ صرف یہ چار ہزار روپے کی کمی پوری کریں بلکہ اگلا ششماہی بجٹ ۱۳۵۰۰ روپے کی رقم بھی پوری کریں۔ چندوں کی کمی کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ بہت بڑی تعداد ہر ضلع میں لجنات کی ایسی ہے جن کی طرف سے ایک پیسہ بھی چھ ماہ میں وصول نہیں ہوا۔ تمام عہدہ داران اس بات کی طرف توجہ دیں کہ لجنہ اماء اللہ کے وسیع پروگرام کو چلانے کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے اور اخراجات تبھی پورے ہو سکتے ہیں جب تمام لجنات کی طرف سے باقاعدہ چندہ آئے۔

---

۲ - تمام لجنات کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا دوسرا امتحان ستمبر ۱۹۶۷ء کے پہلے اتوار کو منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
نصاب معیار اوّل:- ۱- تفسیر قرآن مجید پہلا پارہ رکوع ۱ تا ۵ .....
۲- برکات الدعا از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
نصاب معیار دوم:- ۱- قرآن مجید پارہ نمبر ۸ ترجمہ (۲) الوصیت اور تاریخ احمدیت جو ناصرات الاحمدیہ کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے شائع کردہ ہے
(۳) چہل حدیث کی آخری بیس احادیث با ترجمہ۔
(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید دائمی تحریک ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ بتاریخ ۲۳ جنوری ۱۹۵۴ء کے دوران فرمایا۔

"پس یہ تحریک ہے تو دائمی اور نہ صرف دائمی ہے بلکہ ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ تحریک ہمیشہ جاری رہے جس طرح روٹی کھانا ہمیشہ ہے ہمیں روٹی ملتی ہے تو ہم اس پر خوش نہیں ہوتے بلکہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ وہ ہمیں کھانا دے اسی طرح ہمیں اشاعت دین کی بھی ضرورت ہے اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق نہیں ملتی تو ہم شکوہ نہیں کرتے بلکہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ اس نے ہمیں کیوں ضعف پیدا کر دیا۔ ہم دین کی خاطر کیوں قربانی نہیں کر سکتے جتنی قربانی ہم پہلے کرتے تھے۔ یہی ایمان کی ایک علامت ہے اگر یہ علامت نہیں پائی جاتی تو سمجھ لو کہ ایمان نہیں پایا جاتا"

پس جماعت کے دوست اپنا محاسبہ کریں۔ اور اپنی قربانی کو حضور کے اس ارشاد کے مطابق نہ صرف جاری رکھیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

سینما اور جوا موجودہ دور کی لغویات میں سے ہیں

مومنوں کے لئے ان لغویات سے اجتناب نہایت ضروری ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں چونکہ ادبی رسائل وغیرہ دیکھتا رہتا ہوں میں نے دیکھا ہے کہ سینما کے شوقین اور اس سے تعلق رکھنے والے نوجوان لڑکے بعض سینماؤں میں عموماً ایک تمسخر ہوتا ہے اور ان کے افسانے اور ان کا مذاق ایسا گندہ ہوتا ہے کہ حیرت آتی ہے۔ سینما والوں کی غرض تو محض روپیہ کمانا ہوتی ہے نہ کہ لوگوں کو اخلاق سکھانا اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بے ہودہ افسانے اور گانے پیش کرتے ہیں کہ جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں" اور شرفاء جب ان کو دیکھنے جاتے ہیں تو ان کا اپنا مذاق بھی بگڑ جاتا ہے اور ان کے بچوں اور عورتوں کا بھی مذاق بگڑ جاتا ہے جن کو وہ سینما دکھانے کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں یا جن کو وہ گھر واپس آ کر قصے سناتے ہیں۔ غرض سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے ممانعت نہ ہوتی تب بھی ہر سچے اور مخلص مومن کی روح اس سے اجتناب کرتی۔

بعض احمدی پوچھتے ہیں کہ انگریزی فلموں میں تو کوئی لغویات نہیں ہوتی ان کو دیکھنے کی اجازت دی جائے۔ حالانکہ کوئی انگریزی فلم ایسی نہیں ہوتی جس میں گانا بجانا نہ ہو اور گانا بجانا اسلام میں سخت منع ہے۔ اور قرآن کریم کی اس آیت سے پتہ لگتا ہے کہ الرحمٰن خدا تعالیٰ کا بندہ ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ گانے بجانے کی مجلسوں سے الگ نہ ہو۔

دوسری چیز جو لغویات میں امتیاز کا مقام رکھتی ہے قمار بازی کی ہے۔ آج کل قمار بازی یورپ اور امریکہ کے لوگوں کا نہ صرف محبوب مشغلہ ہے بلکہ ان کے تمدن کا ایک جزو لاینفک ہو گیا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں جوئے کا کسی نہ کسی صورت میں دخل ہے معمولی طریق کا جوا تو مجالس طعام کے لوازمات کا ایک معمول ہے لیکن اس کے علاوہ لاٹریوں کی وہ کثرت ہے کہ یوں کہنا چاہیئے کہ تجارت کا کام بھی ایک حد تک ایک حصہ جوئے کی نذر ہو رہا ہے۔ اور نیچے سے لے کر اعلیٰ تک سب لوگ جوا کھیلتے ہیں اور کبھی کبھی نہیں تقریباً روزانہ اور جوئے کی مجلسیں شائد سب سے زیادہ امیر ہیں۔ اٹلی کی کتاب مانٹی کارلو میں جو امراء کے جوئے کا مقام ہے بعض اوقات ایک ایک دن میں کروڑ دو کروڑ روپیہ بعض لوگوں کے ہاتھوں سے نکل کر بعض دوسرے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے۔ غرض اس قدر جوئے کی کثرت ہے کہ یہ کہنا درست ہو گا کہ تمدن جدید میں سے جوئے کو نکال کر اس قدر عظیم الشان خلا پیدا ہو جاتا ہے کہ اسے کسی اور چیز سے پُر نہیں کیا جا سکتا حالانکہ جوا ایسی خطرناک چیز ہے کہ اس کا عادی انسان بعض دفعہ آدھ گھنٹہ کے جوئے کی خاطر اپنی ساری جائداد برباد کر دیتا ہے اور اگر جیتتا ہے تو ہزاروں گھروں کی بربادی کا موجب بن کر پھر جوئے بازی میں روپیہ کو لٹانے کی عادت لازمی طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ شاذ ہی کوئی جوئے باز ایسا ہوگا جو اپنے روپیہ کو سنبھال کر رکھتا ہو۔ بالعموم سارے جوئے باز بے پرواہی سے اپنا مال لٹا دیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ روپیہ کمانے کے لئے انہیں زیادہ جدوجہد نہیں کرنی پڑے گی۔ گویا ایک طرف تو وہ دوسرے لوگوں کو برباد کرتے ہیں اور دوسری طرف خود اپنے مال سے بھی صحیح رنگ میں فائدہ نہیں اٹھاتے۔ کیونکہ روپیہ کمانے کے لئے انہیں کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ پھر جوا عقل اور فکر کو بھی کمزور کر دیتا ہے اور جوئے باز ہار جیت کے خیال سے ایسی چیزوں کے تباہ کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے جنہیں کوئی دوسرا عقلمند تباہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ پرانے زمانہ کی ہندو تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت کرشن کے پھوپھی زاد بھائی یدھشٹر نے اپنی بیوی تک جوئے میں ہار دی تھی۔ پس یہ ایک لغو چیز ہے جس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ ص ۱۲۵-۲۶)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

قاہرہ ۵ رجون۔ متحدہ عرب جمہوریہ نے امریکہ اور برطانیہ اور دوسری بحری طاقتوں کو شدید انتباہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے خلیج عقبہ کی ناکہ بندی توڑنے اور وہاں سے اسرائیلی جہاز گزارنے کی کوشش کی تو اس کے نتائج انتہائی تباہ کن ہوں گے۔ نیم سرکاری اخبار "الاہرام" نے یہ انکشاف کیا ہے کہ اٹلی، فرانس، بلجیم اور ترکی کے سفیروں کو وزارت خارجہ نے آگاہ کر دیا ہے۔ خلیج عقبہ اور آبنائے طیران کی ناکہ بندی جاری رہے گی اور عرب حکومتیں اس معاملہ میں دنیا کی کسی طاقت کا دباؤ قبول نہیں کریں گی۔ ادھر عراقی فوجیں آج اردن میں داخل ہو گئیں اور اسرائیل کی سرحد پر مورچے سنبھال لئے۔ دمشق اور قاہرہ میں اسرائیلی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے دفاعی تیاریوں کو آخری شکل دے دی گئی ہے۔ کل ان شہروں میں بلیک آؤٹ کی مشقیں ہوئیں اس کے علاوہ ریڈیو، ٹیلیویژن اور ڈاکخانوں کی عمارتوں اور دوسرے اہم مقامات کے ارد گرد رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی ہیں۔

برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز نے کل یہ خبر شائع کر کے مغربی ملکوں میں سنسنی پھیلا دی ہے کہ چین نے متحدہ عرب جمہوریہ کو ضرورت پڑنے پر فوجی امداد دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ مغربی مبصروں کے مطابق چین کی مداخلت سے مشرق وسطیٰ کا موجودہ بحران اور تشویشناک صورت اختیار کر جائے گا۔ دریں اثناء ترکی نے امریکہ کے اس موقف کو مسترد کر دیا ہے کہ خلیج عقبہ پر تمام قوموں کا حق ہے اور عرب کی طرف سے اس کی ناکہ بندی غیر قانونی ہے۔ امریکہ نے اس سلسلہ میں ترکی کو ایک اعلان پر دستخط کرنے کی درخواست کی تھی مگر ترکی نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔

واشنگٹن ۵ رجون۔ صدر جانسن نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کے جو دوست مشرق وسطیٰ کے بحران میں ملوث ہیں وہ ان کی علاقائی سالمیت کے تحفظ کا تہیہ کر چکا ہے وہ اسرائیل کے حق میں ہونے والے ایک جلسہ میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے براہ راست اسرائیل کا نام لینے کی بجائے "امریکہ کے دوستوں" کا ذکر کیا اور کہا کہ امریکہ اپنے دوستوں کی ہر ممکن مدد کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم مشرق وسطیٰ کا مشکل مسئلہ حل کرنے کے لئے دن رات مصروف ہیں۔ اور اس سلسلہ میں اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل سے ہر طرح کا تعاون کرنے کو تیار ہیں۔

قاہرہ ۔ ۵ رجون۔ روس کا ایک تباہ کن جہاز کل خلیج باسفورس سے گزرا یہ جہاز روسی جہازوں کے بیڑے سے جا ملے گا۔

قبل ازیں گیارہ روسی جہاز بحیرہ اسود سے خلیج باسفورس عبور کر کے بحیرہ روم میں داخل ہو چکے ہیں۔

دس بڑی جماعتوں میں علمی تقاریر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل دس بڑی جماعتوں کا فرض ہے کہ مرکزی پروگرام کے مطابق مقررہ مضامین پر اپنے ہاں علمی تقاریر کا اجلاس کرائیں۔ حضور نے امراء اور مربیان صاحبان کو اس کے لئے ذمہ دار قرار دیا ہے یہ بھی ضروری ہے کہ امراء کی طرف سے اس بارے میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ بھی موصول ہو۔ گزشتہ اجلاس کی رپورٹ سب جماعتوں کی طرف سے موصول نہیں ہوئی۔ مقررہ جماعتوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ کراچی	۲۔ ملتان	۳۔ لاہور	۴۔ سیالکوٹ	۵۔ گجرات
۶۔ راولپنڈی	۷۔ لائلپور	۸۔ سرگودہا	۹۔ منٹگمری	۱۰۔ ڈھاکہ

ماہ جون کے اجلاس کے لئے مقررہ مضامین حسب ذیل ہیں:-

(۱) اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں اور پیشگوئیاں

(۲) پیشگوئی کوریا کی نازک حالت اور ایک مشرقی طاقت کا ظہور

(۳) روس میں تبلیغ اسلام کے حالات۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳